بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ‏— رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۶ احسان ۱۳۴۳ ہش / ۲۴ محرم ۱۳۸۴ھ / ۶ جون ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ جون بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی مگر Bedsore کی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے۔ حضور کل سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے کل ممالک فیکٹری ایریا ربوہ کے دس احباب کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ جن کو جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی کی وجہ سے حضور سے ملنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ اسی طرح ایک دوست کو بھی جو انگلینڈ جا رہے تھے ملاقات سے نوازا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

لاہور ۵ جون۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ پرسوں خون دیا گیا تھا جس کے ردِ عمل کی وجہ سے تیز بخار ہو گیا تھا اب نسبتاً افاقہ ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بغیر نہیں مل سکتی

جھوٹے ہیں وہ لوگ جو نبی کریمؐ کا دامن چھوڑ کر محض خشک توحید سے نجات ڈھونڈتے ہیں

(۱) ”نجات بغیر نبی کریمؐ پر ایمان لانے اور اس کی ہدایات نماز وغیرہ کے بجا لانے کے نہیں مل سکتی اور جھوٹے ہیں وہ لوگ جو نبی کریمؐ کا دامن چھوڑ کر محض خشک توحید سے نجات ڈھونڈتے ہیں۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴)

(۲) ”نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اول سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی یقین کرے اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی یعنی قرآن شریف کے بعد اب کسی کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔“ (الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۲)

(۳) ”ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو وحدہ لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتا ہو وہ نجات پائے گا یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے اور وہ اندھا ہے اور اس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے۔“ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹)

جامع مسجد ربوہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں جو سفارشات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے پیش کی گئی تھیں ان میں ایک سفارش جامع مسجد ربوہ سے متعلق تھی۔ سفارش کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

”ربوہ میں جامع مسجد نقشہ کے مطابق تعمیر کروائی جائے اور اس کے لئے بجٹ ۶۵-۱۹۶۴ء میں ایک لاکھ روپیہ مشروط بآمد رکھا جائے۔“

احباب یہ معلوم کرکے خوش ہونگے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوسری سفارشات کے ساتھ جامع مسجد سے متعلق سفارش اور ایک لاکھ روپیہ کا بجٹ منظور فرما لیا ہے۔ (دیکھو ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ نمبر ۱۰۲ مورخہ ۲۹/۴/۶۴)

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ ربوہ کی مسجد مبارک قادیان کی مسجد مبارک کی قائمقام ہے اور ”جامع مسجد ربوہ“ قادیان دارالامان کی مسجد اقصیٰ کی قائمقام ہوگی۔ جن احباب نے مسجد مبارک ربوہ کو دیکھا ہے ان پر واضح ہے کہ یہ مسجد قادیان کی مسجد اقصیٰ سے بڑی ہے۔ اب جامع مسجد ربوہ نے اسی نسبت سے بڑھنا ہے۔ نقشہ طیار ہو چکا ہے۔ اس بابرکت مسجد کے لئے مجلس مشاورت نے ایک لاکھ روپیہ کا بجٹ سال رواں کے لئے منظور فرمایا ہے یہ رقم امرائے ضلع اور امراء و صدر صاحبان جماعت احمدیہ کے ذریعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امانت جامع مسجد ربوہ آنی چاہیئے۔

نظارت اصلاح وارشاد کو اطلاع آنی ضروری ہے کہ اس قدر رقم فلاں جماعت کی طرف سے بھجوائی جا رہی ہے۔ رقم موصول ہونے پر صدر انجمن احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔ احباب فوری توجہ فرما دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ رجون ۶۴ء

سورۂ صف میں مسلمانوں سے خطاب

(۳)

گزشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ سورۂ صف میں سیدنا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی پیشگوئی میں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام "احمد" لیا گیا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس سورہ کے مضامین کا تعلق آخری زمانہ سے ہے جب اسلام لوگوں کے دلوں سے نکل جائے گا اور الحاد و زندقہ کا دور دورا ہوگا۔ "احمد" سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمالی نام ہے اور چونکہ اس دور میں شانِ جمالی کا ظہور ہوتا ہے جیسا کہ اکثر مفسرین نے واضح کیا ہے اس لئے ان آیاتِ اللہ میں جو کچھ اسلام کی فتح کے متعلق کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ دنیا الحاد و شرک کی طرف راغب ہوگی مگر اللہ تعالےٰ اپنے نور کو ضرور پورا کرے گا اور اس طرح جو جنگ دین اور شیطان میں ہوگی اس میں دین کی فتح ہوگی اور دنیا حمد و تسبیح سے بھر جائے گی۔ یہ ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔

چنانچہ جس طرح حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام نے مبشر کا نام استعمال کیا ہے در اصل یہ سورہ بھی مبشر ہے اور اس میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی وہ کون ہیں؟ اِس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ ان سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کریگی اور یہودیّت کی خصلت مٹا دی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالےٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔" (رسالہ فتح اسلام صفحہ ۱۳ تا ۱۸)

رسالہ "فتح اسلام" جس کی عبارت اوپر نقل کی گئی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جمادی الاوّل ۱۳۰۸ھ کو شائع فرمایا تھا۔ گویا اس کو شائع ہوئے تقریباً ۷۶ قمری سال ہو چکے ہیں۔ اب قرآن کریم کی آیہ کریمہ پھر پڑھئے

"یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکافرون"

یعنی کفار و مشرکین اللہ تعالےٰ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ اپنے نور کو ضرور پورا کرے گا خواہ کافر لوگ بُرا ہی منائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ مذکورہ بالا کی عبارت میں فرمایا ہے کہ

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

یہی بات ہے جو آج ۷۶ سال کے بعد ادھوریے طور پر الفرقان کے مقالہ نگار کہہ رہے ہیں:۔

"ہمارا خدا آج وہ منظر دیکھنا چاہتا ہے جب ہم نے دین کے لئے اپنی دنیوی خوشحالی اور ترقی کو برباد کر دیا ہو۔ آج اس کو ہمارے دل کی وہ بے قراری مطلوب ہے جو انتہائی خواہش کے باوجود کسی دینی کام کو نہ کر سکنے کی وجہ سے قلب مومن میں پیدا ہوتی ہے اسکو ان آنسوؤں کا انتظار ہے جو اس شدت احساس سے ہماری آنکھوں سے ڈھلک پڑیں کہ ہم خدا کے دین پر چلنا چاہتے ہیں مگر مجبوراً نہیں چل سکتے۔ اس کو وہ راتیں مطلوب ہیں جب ہم اس کے آگے سجدے میں پڑے ہوئے کہہ رہے ہوں کہ "خدایا تیری امت پر بڑا سخت وقت آگیا ہے تو ان کی مدد فرما۔"

یہی آپ کے امتحان کا پرچہ ہے۔ خدا آج دیکھنا چاہتا ہے کہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دینے کا جذبہ آپ کے اندر کتنا ہے۔ دین کے مطابق زندگی بنانے کی کتنی تڑپ آپ کے اندر پائی جاتی ہے اپنے معاملات میں آپ کو خدا کی طاقت پر کتنا بھروسہ ہے۔ بلاشبہ یہ امتحان آپ کو ایسے حالات میں دینا ہے جو اس امتحان کے لئے مشکل ترین حالات کہے جا سکتے ہیں مگر خدا کی مدد ہمیشہ ایسے ہی حالات میں آتی ہے۔ سخت ترین حالات ہمیشہ اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ فیصلے کا وقت قریب آگیا ہے اور اگر اہلِ ایمان آخری حد تک اس چیز کا ثبوت دیدیں جو ان حالات میں ان سے مطلوب ہے تو خدا کے فرشتے آکر ان کی راہ کے تمام کانٹے ہٹا دیتے ہیں اور دین پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔ یہ آپ کے لئے مایوسی اور دل شکنی کا وقت نہیں بلکہ انتہائی امید کا وقت ہے۔ یہ وہ وقت ہے جبکہ آپ زیادہ سے زیادہ استحقاق پیدا کر کے زیادہ سے زیادہ خدا کے انعام کے مستحق بن سکتے ہیں مشکل حالات میں صبر کے ساتھ حق پر جمے رہنا ــــــ یہی وہ چیز ہے جو خدا کی مدد کو کھینچتی ہے اور اہلِ ایمان کو کامیابی کے مقام پر پہنچاتی ہے۔"

(الفرقان لکھنؤ اپریل و مئی ۱۹۶۴ء صفحہ ۵۴-۵۵)

آئیے اب دیکھیں اللہ تعالےٰ سورۂ صف میں کیا فرماتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

یٰاَیّھا الذین اٰمنوا ھل ادلّکم علٰی تجارۃٍ تنجیکم من عذابٍ الیم۔ تؤمنون باللّٰہ ورسولہٖ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم ذٰلکم خیرٌ لّکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنّٰتٍ تجری من تحتھا الانھٰر ومسٰکن طیّبۃً فی جنّٰت عدنٍ ذٰلک الفوز العظیم۔ واُخرٰی تحبّونھا۔ نصرٌ مّن اللّٰہ وفتحٌ قریبٌ وبشّر المؤمنین۔

کتنے صاف صاف الفاظ ہیں اور کتنے پُر معنی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مسلمانو آج (یعنی اس زمانہ میں) تم اپنی کرتوتوں کی وجہ سے عذاب الیم میں گرفتار ہوگئے ہوئے ہو۔ ہم نے تم کو خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس دور میں احیائے اسلام کے ذرائع پیدا کر دیگا۔ تاہم یہ کام تم سے قربانی چاہتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر از سرِ نو ایمان لاؤ۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ مجاہدہ کرو۔ اگر تم جانتے ہو تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے یعنی تمہاری کامیابی اب انتہائی قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ تمہاری غلط کاریوں کو فراموش کر دیگا اور تم کو کامیابیوں کی جنتوں میں داخل کر دے گا جن کے نشیبوں میں نہریں چلتی ہوں گی اور جس میں پاکیزہ مساکن ہوں گے یہ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور دوسری بات جو تم چاہتے ہو اللہ تعالےٰ کی نصرت اور فتح قریب آگئی ہے۔ اے رسول ایمانداروں کو ہماری یہ بشارت سنا دو۔

الغرض اللہ تعالےٰ نے یہاں صاف صاف لفظوں میں وہ نسخہ بتا دیا ہے جو موجودہ مسلمانوں کی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ کوئی علاج بھی بغیر محنت مشقت کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آج سے ۷۶ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو یہی بات اپنے الفاظ میں بتائی تھی کہ

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے وہ کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔" (رسالہ فتح اسلام)

اب آئیے سورۂ صف کے آخری الفاظ کی طرف۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے تمام راز سے پردہ ہی اٹھا دیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

یٰاَیّھا الّذین اٰمنوا کونوا انصار اللّٰہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریّٖن من انصاری الی اللّٰہ قال الحواریّون نحن انصار اللّٰہ فاٰمنت طّائفۃٌ مّن بنی اسرائیل وکفرت طّائفۃٌ فایّدنا الّذین اٰمنوا علٰی عدوّھم فاصبحوا ظاھرین۔

یعنی اے مسلمانو اللہ تعالےٰ کے اسی طرح مددگار بن جاؤ جس طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے جب کہا تھا کہ کون ہیں اللہ تعالےٰ کے دین کے لئے میرے مددگار تو حواریوں نے جواب دیا ہم ہیں اللہ تعالےٰ کے مددگار۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک

(باقی صفحہ ۷ پر)

صحیفۂ یوز آسف اور حضرت مسیح علیہ السلام

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تنقید کا جواب

محترم جناب شیخ عبدالقادر صاحب ۱۵ لی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور

(۲)

(۳) صحیفۂ یوز آسف کی حکائت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک ہندو راجہ کے گھر بڑھاپے میں ایک فرزند پیدا ہوا۔ وہ جب بڑا ہوا تو ایک بدھ بھکشو بارلام سے اس کی ملاقات ہوئی۔ جس نے اسے علائق دنیا کے چھوڑنے کی تعلیم دی۔ چنانچہ وہ تاج و تخت سے الگ ہو کر ایک بھکشو بن گیا۔ بالآخر وہ ہندوستان کا ہادی بن کر مبعوث ہوا۔ یہ حکائت تو محض Faction ہے۔ لیکن اس بدھ افسانہ میں یوز آسف کی زندگی کے بعض حالات بھی آ گئے ہیں۔ اسی طرح اس کی بعض ایسی تعلیمات بھی درج ہیں جس سے ہم اس کی شخصیت متعین کر سکتے ہیں۔ مثلاً اس قصہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دانہ بونے والے کی تمثیل بعینہٖ درج ہے۔ یوز آسف کو ایک پیغمبر کے طور پر پیش کیا گیا۔ جو کہ بدھ کے کئی سو سال بعد مبعوث ہوا۔ یہ یوز آسف کا ایک کشف درج ہے کہ اس نے ایک چشمہ کے کنارے ایک عظیم الشان تناور درخت دیکھا جس کے پاس چرند پرند جمع ہیں۔ اس کی تعبیر اس نے یہ کی کہ اس درخت سے مراد بشریٰ ہے۔ جس کی طرف مجھے لوگوں کو دعوت دینا ہے۔ پانی کا چشمہ علم و حکمت اور چرند پرند وہ انسان ہیں جو کہ میرے ذریعہ دین کو قبول کر کے میرے پاس مجتمع ہوں گے۔ یہ درخت وہی زندگی کا درخت ہے۔ جس کا مکاشفات ۲۰ باب میں ذکر ہے۔ بشریٰ سے مراد انجیل ہے۔ اس صحیفہ میں آسمانی بادشاہت کا بھی ذکر ہے جو کہ حضرت مسیح کا محاورۂ زبان تھا لکھا ہے۔

"اور جان لو کہ کوئی شخص آسمانی بادشاہت کو نہ تو پا سکتا ہے۔ نہ اس میں قدم رکھ سکتا ہے جب تک کہ علم و ایمان اور عمل خیر کی تکمیل نہ کرے"۔

(۴) سب سے بڑھ کر یہ بات قابل غور ہے کہ صحیفۂ یوز آسف کے نسخہ بمبئی کے آخر میں یوز آسف کے متعلق اہل ہند کی بعض روایات کا بیان ہے۔ جو کہ نہایت قیمتی تاریخی سرمایہ ہے۔ یہ مسلمہ ہے کہ موجودہ صحیفہ میں گوتم بدھ اور یوز آسف کی زندگی کے حالات و تعلیمات کو یکجا جمع کر دیا گیا۔ جب بدھ حالات الگ کئے جا سکتے ہیں تو یوز آسف کے حالات کیوں متعین نہیں کئے جا سکتے ملاحظہ فرمائیے صحیفہ کے آخر میں یوز آسف کے متعلق اہل ہند کی قدیمی روایات۔

"اہل ہند کے عقیدہ کے موافق جس وقت یوز آسف روانہ ہوا چار فرشتے اس کے ہمراہ ہوئے جو اس کی دلجمعی اور تسلی کرتے اور اسے ثابت قدم رکھتے تھے۔ اور اس کے موافق اسے آسمان کے اوپر لے گئے۔ جہاں اس نے غیب کی خبریں دیکھیں اور ملاءِ اعلیٰ سے وحی سنی۔ اس کے بعد وہ زمین پر اس کو واپس لائے۔ اور علمائے ہنود یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ یوز آسف خدا کے ان برگزیدہ رسولوں میں سے تھا۔ جو اگلے زمانوں میں ہو گزرے ہیں۔ اور وہ ہندوستان میں شہر بہ شہر پھرا تھا اور جس شہر میں پہنچا تھا وہاں کے رہنے والے اس پر ایمان لاتے اور اس کے علم سے نفع اٹھاتے تھے۔ اسی طرح سے پھرتا ہوا کشمیر پہونچا۔ جو اس کے سفر کا منتہیٰ ثابت ہوا۔ اس لئے کہ موت نے یہاں سے آگے بڑھنے نہ دیا۔ جب وہ مرنے لگا تو اپنے ایک شاگرد کو جس کا نام ابابیل تھا۔ اور جس نے اس کی بڑی خدمت گزاری و اطاعت کی تھی اور سب امور میں بڑا کامل تھا۔ یہ وصیت کی کہ میں نے لوگوں کو تعلیم دی۔ خدا سے ڈرایا۔ بیعت کی خوب نگہداشت کی۔ اور اگلے لوگوں کے نام کو خوب روشن کیا۔ اور ایمان والوں کی جماعت کو جو منتشر تھی مجتمع کیا اور انہی کے لئے میں بھیجا گیا تھا۔

اب دنیا سے عالم بالا کی طرف میری روح کے پرواز کرنے کا وقت آ پہونچا تم سب کو لازم ہے کہ اپنے فرائض کی نگہداشت کرو اور جس حق کو تم نے شکر کی وجہ سے پایا ہے۔ اس کو ہرگز ہاتھ سے نہ دو۔ اور ابابیل کو اپنا سردار سمجھو۔ اس کے بعد اس نے ابابیل سے کہا کہ میرے لئے تھوڑی سی جگہ صاف کرو جس پر وہ پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا۔ اور اپنے سر کو حربی کی طرف اور منہ کو مشرق کی طرف کر کے اس جہان سے گزر گیا"۔

اس روایت کا انگریزی ترجمہ مقالہ نویس نے اپنی کتاب کے آخر میں دیا ہے۔ آج سے ایک ہزار سال قبل کی ایک شیعہ کتاب اکمال الدین میں اس روایت کی دوسری صورت پیش کی گئی اس میں بھی یوز آسف کی کشمیر میں وفات کا ذکر ہے۔ بلکہ اس کا مقبرہ بنانے کا بیان بھی ملتا ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ کشمیر کے ساکنین تورات و انجیل کے ماننے والے تھے۔ اکمال الدین کی روایت درج ذیل ہے۔

"یوز آسف بہت سے ملکوں اور شہروں میں پھرتے ہوئے اس ملک میں آئے جس کا نام کشمیر ہے اس میں پھرتے رہے۔ وہاں زندگی بسر کی۔ اور وہاں ٹھہرے رہے۔ یہاں تک کہ موت کا وقت آ گیا اور انہوں نے خاکی جسم کو چھوڑا۔ اور نور کی طرف ان کا رفع ہوا۔ اور اپنے مرنے سے پہلے انہوں نے اپنے ایک شاگرد یابد نامی کو بلایا جو آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ اور کل امور میں کامل تھا۔ پس انہوں نے اس کو وصیت کی اور فرمایا کہ میرا اس دنیا سے اٹھنے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ سو تم اپنے فرائض اہتمام سے ادا کیا کرنا۔ اور حق سے نہ مڑنا اور عبادات کا پابند رہنا۔ پھر یابد کو حکم کیا کہ میرے لئے ایک مکان یعنی مقبرہ بنا۔ اور اپنے پاؤں کو پھیلایا اور سر مغرب کی طرف کیا اور منہ کو مشرق کی طرف اور اپنی جان دے دی"۔

پہلا حوالہ اس عربی ترجمہ کا ہے جو کہ ساتویں صدی میں ہوا۔ دوسرا دسویں صدی کا۔ ان روایات سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہیں۔

۱۔ یوز آسف اللہ تعالیٰ کا ایک پیغمبر تھا جو کہ اگلے زمانوں میں ہو گذرا ہے اس پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔ اسے عالم روحانی کا معراج عطا ہوا۔

۲۔ اس پیغمبر کا مشن منتشر جماعت کو مجتمع کرنا تھا۔

۳۔ وہ بلاد ہند میں خدا کے دین کی منادی کے لئے آیا۔ اس ملک کے شہروں میں وہ گھومتا پھرا۔ بالآخر کشمیر میں پہنچا۔ جہاں اس کی وفات ہوئی۔ اور اس کا مقبرہ بنایا گیا۔

اب مجھے یوز آسف کی کشمیر میں آمد کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ مقالہ نویس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ صحیفۂ یوز آسف کی رو سے یوز آسف بالآخر کشمیر پہنچا۔ اور وہاں اس کی وفات ہوئی۔ لیکن ان کا یہ خیال ہے۔ کہ اصل نسخہ میں کوسی نارہ نام تھا۔ جو کہ گوتم بدھ کا مقام وفات ہے غلطی سے اس نام کو کشمیر لکھ دیا گیا۔ یہ خیال آرائی محض صداقت کو نہ ماننے کا بہانہ ہے۔ اگر یوز آسف کا مقام وفات کوسی نارہ تھا۔ تو کشمیر میں قبر یوز آسف صدیوں سے مرجع خلائق کیوں بنی ہوئی ہے جبکہ گوتم بدھ دفن نہیں کئے گئے۔ بلکہ ان کی نعش جلائی گئی۔ کشمیر میں قبر یوز آسف کا پایا جانا اور اس کے ساتھ متواتر روایت کا ملنا کہ یہ اس شہزادہ نبی کی قبر ہے جو کہ باہر کے ملک سے کشمیر میں وارد ہوا۔ ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ کوسی نارہ کا کشمیر نہیں بنا۔ بلکہ کشمیر ہی یوز آسف کا مقام وفات ہے۔

بھوشیہ پران میں یوسا شافت یعنی عیسیٰ مسیح کی ہمالہ دیش میں موجودگی کا ذکر ہے۔ صحیفۂ یوز آسف میں کشمیر میں آمد اور وفات کا بیان ہے۔ کیا دونوں جگہ سنسکرت علماء اور بدھ علماء کو غلطی لگی۔ کہ ایک گروہ نے کوسی نارہ کو کشمیر بنا دیا۔ اور دوسرے نے ہمالہ دیش میں حضرت مسیح کی آمد کا ذکر کر دیا۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جس طرح بھوشیہ پران میں یہ لکھا ہے کہ یوسا شافت عیسیٰ مسیح کا لقب تھا۔ جو کہ اپنی قوم کی دشمنی کے باعث مشرق میں ہجرت کر کے آ گئے۔ اسی طرح کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ یوز آسف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام تھا، جو کہ بیت مقدس سے وادی کشمیر میں مرفوع ہوئے۔ ان کے نام کے کتبے کوہ سلیمان پر لگائے گئے۔ ان کتبوں کی عبارت یہ تھی کہ یوز آسف اس عمارت کی تعمیر کے وقت وارد کشمیر ہوئے وہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہیں۔ کشمیر کی پرانی فارسی تاریخ کے اس ورق کا عکس شائع ہو چکا ہے[1]۔

کون یہ مانے گا کہ ایک طرف بھوشیہ پران کے ہندو عالموں کو غلطی لگی۔ صحیفۂ یوز آسف کے مرتبین نے دھوکا کھایا۔ کشمیر میں یوز آسف کا مزار بنانے والوں نے غلط قدم اٹھایا۔ پھر تخت سلیمان پر کتبے لکھنے والوں کو غلطی لگی کہ جن کے بجھے بجھے نقوش آج بھی ہمیں ملتے ہیں کیوں نہ یہ سمجھا جائے کہ ہمارے فاضل مقالہ نویس ہی کو غلطی لگی ہے۔

اس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یسوع آسف کے نام سے ہندوستان میں وارد ہوئے ہندوؤں نے آپ کو یوساشافت کہا۔ بدھوں نے ایک بدھستوا کے روپ میں آپ کو دیکھا اور بودا آسف کے لقب سے یاد کیا۔ عیسائیوں نے جوزافت کے نام سے ایک عیسائی ولی بنا دیا۔

صحیفۂ یوز آسف کبھی بدھ نقطہ نظر سے لکھا گیا۔

---

[1] ملاحظہ ہو مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب بار ایٹ لاء کی کتاب Jesus in Heaven on Earth

کبھی عیسائی زاویہ نگاہ سے اس پر نظر ثانی ہوئی۔ موجودہ صحیفہ بوذ آسف کی حکایت ہے۔ یعنی بدھ اور آسف کی حکائت کا مرکب۔ اس میں تاریخی مواد بھی ہے اور وہ یہ کہ۔ کہ یوز آسف زمانہ گذشتہ کے ایک پیغمبر تھے۔ جو کہ بدھ کے کئی سو سال بعد معبوث ہوئے۔ ان کا مشن اپنی منتشر قوم کو جمع کرنا تھا۔ اپنا یہ مشن پورا کرنے کے بعد وہ فوت ہوگئے کشمیر میں ان کا مزار بنایا گیا۔ ان کی تعلیم زیادہ تر تمثیلوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے البشریٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ یہ مخفی شخصیت کون تھی؟ مبعوث یمران۔ کشمیر کی تاریخ قدیم اور متواتر روائت کا جواب ہے۔ عیسیٰ مسیح۔

مسجد محمود سوئٹزرلینڈ میں ایک تقریب مسرت

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ

مورخہ ١٦ مئی بروز ہفتہ بوقت تین بجے بعد دوپہر مسجد محمود زیورک میں میاں عبد السلام صاحب پسر مکرم جناب میاں عبد الرحمٰن صاحب کی تقریب نکاح عمل میں آئی آپ کا نکاح محترمہ بشریٰ شوماخر کے ساتھ پانچ ہزار سوئیس فرینک حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ محترمہ بشریٰ نہ صرف احمدی ہیں بلکہ باقاعدہ چندہ ادا کرنے والی اور سلسلہ کے کاموں میں بشاشت سے ہاتھ بٹانے والی ہیں۔ آپ ایک عرصہ سے سوئٹزرلینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کے والدین جرمنی میں ہیں اور باقی خاندان کے کچھ افراد سوئٹزرلینڈ میں ہی ہیں۔ اس موقع پر مناسب سمجھا گیا کہ اسلامی طریق کے مطابق خود ان کے والد محترم ہی اپنی بیٹی کی طرف سے بطور ولی نکاح کی منظوری دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس سے اتفاق کیا اور نکاح کے اعلان کے وقت منظوری دی پاکستانی تبرک۔ الجزائری۔ شامی۔ مصری۔ اور جرمن احباب کی کثیر تعداد اس تقریب میں شامل ہوئی۔ نکاح کے خطبہ میں جو خاکسار نے جرمن زبان میں دیا۔ اسلام میں عورت کے بلند مقام کو بیان کیا۔ اور فریقین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد لیکچر حال میں ریسپشن کا اہتمام تھا۔ جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔ بعض غیر مسلم سوئیس دوست جو اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ بڑی دور دور سے تقریب نکاح میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

مسجد محمود میں گو خاکسار قبل ازیں دو نکاح پڑھا چکا ہے۔ لیکن اس تقریب کو اس لحاظ سے اولیت حاصل ہے کہ فریقین احمدی ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو میاں بیوی اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح مبارک و بابرکت کرے اور ان کو خلوص و ایثار کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا پس ہم نے ان کو جو ایمان لائے ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی۔ اور وہ غالب ہوگئے۔ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آج مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ ایسی ہی ہے جیسی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کی ہوگئی تھی اس لئے اسلام کی نشأۃ ثانیہ بھی اسی طریق سے ہوگی جسطرح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ذریعہ دین موسوی کا احیا ہوا تھا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں۔

"تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جسطرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ تو اس کو بھی جو اپنی کاروائیوں میں کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا۔ جو مسیح ابن مریم کے اترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کیلئے نشان ہو۔" (رسالہ فتح اسلام صفحہ ۱۰ و ۱۱)

بیشک یہ بات وہی ہے جو آج حالات کو محسوس کر کے الفرقان کے مقالہ نگار دعوے کے طور پر پیش کر رہے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی قرآن کریم کی سورہ صف میں نہ صرف آج کے مسلمانوں کا نقشہ کھینچ دیا ہے بلکہ اس کا مکمل علاج بھی بتا دیا۔ آج کے مسلمان کیلئے بیشک یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول پر از سر نو ایمان پیدا کریں مگر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ایسا ایمان مسلمان کس طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہونی ہے اور ضرور ہوتی ہے۔ آسمانوں اور زمین کو تقدیر سے از سر نو بھرپور ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ تاہم یہ انسانی عقل کا کام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ خود اس کا اہتمام کریگا تاہم مسلمانوں کو قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اور یہ احیائے اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمالی شان کے ظہور سے ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے احیاء کے لئے ایک مسیح اسی طرح برپا کرے گا جس طرح موسوی دین کے احیاء کے لئے اس نے کیا اور وہ اسی رنگ میں یعنی جمالی ح

[15] طریقِ کار سے اسلام کی فتح کا بیڑا اٹھائیگا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم کے حواریوں نے اللہ تعالیٰ کا مددگار بننے کا اعلان کیا تھا۔ اسی طرح وہ بھی مسیح محمدی کے آوازہ پر انصار اللہ بن کر تمام دنیا کو اللہ اکبر کی صداؤں سے گونجا دیں۔ جس طرح ہم نے پہلے ایمانداروں کی تائید کی تھی اور ان کی مدد کو پہنچے تھے۔ اسی طرح ہم مسلمانوں کی تائید کریں گے اور ان کی مدد کو پہنچیں گے اور ان کو مخالفین کے لشکروں پر غلبہ دیں گے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون۔

کیا عیسائیت باخدا انسان پیدا کرسکتی ہے؟

مکرم چوہدری جمال الدین احمد صاحب قادیانی واقفِ زندگی حال مقیم جیچہ وطنی

یہ امر مسلّمہ حقائق میں سے ہے کہ کائناتِ عالم کی تخلیق کا مقصدِ واحد یہ تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد و ثنا اور عبادت اسکی جملہ صفاتِ کاملہ پر حق الیقین حاصل کر کے بجا لائی جاوے وہ ذاتِ قدوس جو وریٰ الوریٰ اور مخفی در مخفی ہے۔ ابتدائے آفرینش ہی سے اپنی ہستی کو "پاک انسانوں" پر ظاہر کرتی چلی آئی ہے۔

دنیا کے آغاز سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ اپنی ذاتِ والا صفات کا تعارف دو حصوں پر مشتمل احکام کے ذریعے کراتا رہا۔ اوّل خود اس کا اپنے بندوں سے ہمکلام ہونا اور بندوں کا اسکی محبت کی طرف مائل ہونا۔ دوسرے ان کا آپس میں محبت اور حسنِ معاشرت۔

اس کے سب مقرب اور پیارے بندے اپنے ذاتی مشاہدات اور تجارب کے ذریعہ حقوق العباد اور حقوق اللہ کا یہ درس اپنے متبعین کو دیتے رہے اور دونوں لحاظ سے ہر زمانہ میں ان بزرگوں نے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھا کر "روحانی ارتقاء" حاصل کی۔ اپنے ماحول میں وہ "محور انسانیت" بن جاتے رہے اور قومیں ان سے ہدایت اور برکت پاتی رہیں۔ تعلق باللہ اور باہمی اخوت و محبت اور حسنِ معاشرت کے لئے خدائی ہدایات۔ احکام و اصول کو عام اصطلاح میں "شریعت" کے لفظ سے ظاہر کیا جاتا ہے اور "شریعت" ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا بے بہا انعام اور روشنی کا مینار بن کر ہر قوم۔ ملک اور زمانہ میں جاری وساری رہتی چلی آئی ہے اور رہتی چلی جائے گی جب تک کہ یہ نظام عالم قائم ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیغام بر دو گروہوں پر مشتمل رہے ہیں۔ ایک شریعت لا کر نافذ کرنیوالے اور دوسرے اسے جاری اور قائم رکھنے والے اور ضرورت پر اسے تجدید کر کے جلا بخشنے والے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے اوامر و نواہی کی صورت میں "شریعت" پیش کی اور جاری فرمائی۔

ایک عرصہ گزر جانے پر جب قوم کی توجہ خلوصِ قلب اور محبت کیساتھ اسیر نہ رہی اور بگاڑ پیدا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے اسمیں زندگی کی تازہ روح پیدا کرنیکے لئے پھر "مقدس رسول" اور "راستبازوں" سے کام لیا تا کہ اللہ تعالیٰ کی تازہ بتازہ تائیدات اور نوازشات کے ذریعہ اس کا دامن پھر مضبوطی سے تھام لیں چنانچہ اسی مشن کو پورا کرنیکے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود کا انتخاب ہوا۔ "موسوی شریعت" پھر سے قائم اور مستحکم کی جاسکے اور بنی اسرائیل میں پھر سے زندہ خدا سے تعلق پیدا کرنیکی تڑپ اور انسانی معاشرہ کی اصلاح کا جوش پیدا ہو۔ چنانچہ حضرت "یسوع مسیح" نے تو اپنی بعثت اور آمد کا مقصد یہی بیان فرمایا ہے۔ لکھا ہے کہ:-

---"ایک عالمِ شرع نے آزمانے کے لئے اس سے پوچھا ٥ اے استاد توریت میں کون حکم بڑا ہے؟ ٥ اسنے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ ٥ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے ٥ اور دوسرا اسکی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ ٥ ان ہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیاء کے صحیفوں کا مدار ہے۔" (متی باب ۲۲۔ آئیت ۳۵ تا ۴۰)

جیسا کہ تمہید میں عرض کیا جاچکا ہے۔ اسی مقصد کیلئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے "فرستادہ اور راستباز" بندے دنیا میں آتے رہے ہیں اور وہ کتابِ مقدس کی اصطلاح میں سب "بیٹے" ہی کہلاتے رہے ہیں حضرت یسوع مسیح بھی ان لاکھوں میں سے ایک تھے۔ کوئی الگ مقصد لے کر نہیں آئے تھے۔

پھر حضرتِ یسوع دوسری جگہ خود فرماتے ہیں:-

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں ٥ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جبتک سب کچھ پورا نہ ہوجائے ٥ (متی باب ۵ آئیت ۱۷ و ۱۸)

پھر ارشاد ہے!

"سو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کیساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی یہی تعلیم ہے۔" (متی باب ۷ آئیت ۱۲)

پھر فرماتے ہیں:-

"اے بھائیو ایک دوسرے کی بدگوئی نہ کرو۔ جو اپنے بھائی کی بدگوئی کرتا یا بھائی پر الزام لگاتا ہے وہ شریعت کی بدگوئی کرتا اور شریعت پر الزام لگاتا ہے۔ اور اگر تو شریعت پر الزام لگاتا ہے تو شریعت پر عمل کرنے والا نہیں بلکہ اس پر حاکم ٹھہرا۔ شریعت کا دینے والا تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ تو کون ہے جو اپنے پڑوسی پر الزام لگاتا ہے؟ ٥ (یعقوب باب ۴ آئیت ۱۱ و ۱۲)

ان اقوال سے جہاں یہ امر واضح ہوتا ہے کہ آپ "موسوی شریعت" کے تابع تھے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ آپ اس شریعت کو قائم کرنیوالے اور اعلیٰ درجہ کے اس کا احترام کرنیوالے تھے۔ یہ بھی کہ آپ ایک قادر خدا کے حقیقی پرستار تھے اور دیگر انبیاء سے بکلی مماثلت رکھتے تھے۔ اگر خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ رکھتے تو صلیب سے خود کو بچا کر ضرور اپنے "قادر" ہونے کا ثبوت مہیا کرتے۔

مگر افسوس صد افسوس! آپ کے ماننے والوں میں سے آپ کے بعد ایسے لوگ پیدا ہو گئے جنہوں نے آپ کے مشن اور مقاصد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا اور آپ کی طرف وہ باتیں منسوب کیں جو کسی طرح بھی آپ کی "ارفع شان" کے مطابق نہ تھیں۔ اور "شریعت موسوی" کے اس پاک نگہبان و محافظ کے حالات و اقوال کو اس قدر بگاڑا۔

"کہ نہ کوئی اِدھر ہی اور نہ کوئی راہنما"

اور آج حالت یہ ہے کہ موجودہ کتاب مقدس کوئی "عہد نامہ" ہونے کی بجائے "تضاد نامہ" نظر آ رہا ہے اور قطعی طور پر ایسا نہیں کہ "تعلق باللہ" کا وسیلہ بن سکے۔ بلکہ معاشرت اور تمدن کے لحاظ سے بھی کچھ فائدہ بخش نہیں۔

اس معاملہ میں پولوس "رسول" نے تو حد ہی کر دی ہے۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ مندرجہ ذیل حوالہ جات کو غور سے پڑھیں اور "متضاد" اقوال کا نمونہ دیکھیں! آپ کا یہ پیروکار جو بقول خود گنہگار (غیر قوموں میں سے نہیں" اور شریعت کے لحاظ سے "راستباز" ہے لکھتا ہے ....

"جو باتیں میں تم کو لکھتا ہوں خدا کو حاضر جان کر کہتا ہوں کہ وہ جھوٹی نہیں"

(گلتیوں باب ۱ آیت ۲۱)

اور "مسیح کا مجموعہ" یہ ہے:۔

"کیونکہ جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر قائم نہیں رہتا جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں۔ وہ لعنتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص خدا کے نزدیک راستباز نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔ اور شریعت کو ایمان سے کچھ واسطہ نہیں بلکہ لکھا ہے کہ جس نے ان پر عمل کیا وہ ان کے سبب سے جیتا رہیگا۔ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔"

(گلتیوں باب ۳ آیت ۱۳ تا ۱۵)

گویا جو شریعت پر عمل کرتے ہیں۔ وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں اور جو عمل کرنے پر قائم نہیں رہتے۔ وہ بھی لعنتی ہیں۔ اور خدا کے نزدیک راستباز بھی نہیں ہو سکتے۔ اور ان کا ایمان سے تعلق کیا؟ صد حیف! پھر لکھتے ہیں .... "پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا استاد بنی" (گلتیوں باب ۳ آیت ۲۴) اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ ...."ایمان کے آنے سے پیشتر شریعت کی ماتحتی میں ہماری نگہبانی ہوتی تھی"

(گلتیوں باب ۳ آیت ۲۳)

آگے چل کر یوں ارشاد ہوتا ہے .... "لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا" (گلتیوں باب ۴ آیت ۴)

عجب لطیفہ ہے۔ گویا جب ایمان حاصل نہیں تھا تو لعنت نگہبان تھی۔ اور جب ایمان مل گیا تو شاگرد "لعنتی استاد" کے ہو گئے اور استاد نے "لعنت" سے چھڑا دیا۔ مگر خود لعنت کے ..... ماتحت پیدا ہوا کیا لکڑی پر لٹکنے سے لعنتی؟ نہیں بلکہ پیدائشی لعنتی (نعوذ باللہ) یہ ہے ترقی معکوس!

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

والی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو شریعت کے چھوٹے سے چھوٹے حکموں پر عمل کرنا اپنا اور اپنے ساتھیوں کا فرض قرار دیکر تاکید پر تاکید کر رہے ہیں۔ اور یہ ایک خطیب یوں رقمطراز ہیں۔

"چنانچہ اس نے اپنے جسم کے ذریعہ دشمنی یعنی وہ شریعت جس کے حکم ضابطوں کے طور پر تھے موقوف کر دی"

(افسیوں باب ۲ آیت ۱۵)

یعنی ایمان کے آنے سے قبل دشمنی ان کی نگہبان تھی اور خود مسیح بھی دشمنی کے ماتحت پیدا ہوئے تھے اور اب جسم کو قربان کر کے وہ موقوف! پھر لکھتے ہیں:۔

"اور اگر تم روح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے ماتحت نہیں رہے"

(گلتیوں باب ۵ آیت ۱۸)

آگے ملاحظہ ہو!

"مگر روح کا پھل۔ محبت۔ خوشی اطمینان۔ تحمل۔ مہربانی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ حلم۔ پرہیزگاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں"

(گلتیوں باب ۵ آیت ۲۲-۲۳)

اب روح کی ہدایت پر چلنے سے شریعت کی ماتحتی ختم۔ اور روح کے پھل حاصل رہے ہیں شریعت بحیثیت لعنت بھی اس کی مخالف نہیں اور "دشمنی" اور جسم کی "قربانی" والا قصہ بھی ختم.... ہاں نیکی بھی حاصل اور ایمانداری بھی قائم۔ اسے کہتے ہیں ع کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی!

دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خداوند اور خدا کا بیٹا بنانے کا موجب یہی پولوس ہے مشرکوں اور بت پرستوں کو خوش کرنے کے لئے اس نے شریعت کو لعنت اور دشمنی قرار دیا۔ اور حلال و حرام کی تمیز اڑا دی۔ کفارہ پیدا کر کے گناہ اور بدی پر سے سب پابندیاں دور کر دیں اور کروڑوں انسان نجات یافتہ ہو کر فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے مشن کو قطعی طور پر برباد کر دیا۔ کتاب مقدس میں تضاد پیدا کر دیا۔ شرک بھر کے رکھ دیا۔ نئے عہد نامہ سے تضاد کی ایک مثال اور درج کرتا ہوں جو پولوس کے بالکل برعکس ہے

"شریعت اور انبیاء یوحنا تک رہے اس وقت سے خدا کی بادشاہی کی خوشخبری دی جاتی ہے اور ہر ایک زور مار کر اس میں داخل ہوتا ہے لیکن آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے آسان ہے"

(لوقا باب ۱۶ آیت ۱۶-۱۷)

یہ قول حضرت عیسیٰ کے قول (متی باب ۵ آیت ۱۷-۱۸) سے ملتا جلتا ہے جس سے شریعت کی اہمیت واضح ہے دراصل "پولوس" نے روح اور جسم کو الگ الگ طور پر "فعل مختار" قرار دینے کی کوشش کی ہے اور شریعت اور ایمان کو الگ الگ جنس قرار دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس نے حضرت یسوع مسیح سے کچھ فیض حاصل نہیں کیا اور روحانیت سے وہ بہت دور رہا ہے

آج کی مسیحی دنیا خواہ اسے کچھ ہی قرار دے اصل بات وہی ہے جو موجودہ زمانہ کے ہادی اور مرسل حضرت مسیح محمدی علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہے یعنی

"یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے دراصل پولوسی مذہب ہے۔ نہ مسیحی"

(چشمہ مسیحی ص ۳۴)

پولوس اپنے فعل سے حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ دشمنی کرنے میں ضرور کامیاب ہو گیا مگر کسی مذہب کی خدمات اس کی طرف منسوب کرنا بعید از عقل ہے، اور یہ سب کچھ اس نے "خدا کو حاضر جان کر" دانستہ کیا ہے کیونکہ وہ یسوع کو قبول کرنے سے قبل اس کا سخت دشمن تھا۔ اور مسیح کے مشن میں داخل ہو کر اسے بیخ و بن سے اکھاڑنے کا کام اس نے دانستہ کیا ہے بالکل اسی طرح بعض لوگ اسلام میں چور دروازے سے داخل ہوئے اور "حیات مسیح" کا پولوسی عقیدہ مسلمان عوام میں رائج کر دیا حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا کہ قرآن حکیم سے بھی ثابت ہے عمر بھر ایک خدا کی بندگی کی تعلیم دیتے رہے اور اسی کام میں زندگی پوری کر گئے اور یہی سب انبیاء کا مشترکہ مقصد حیات رہا ہے وہ سب عیوب اور الزامات سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے مقبول و منصور بندے تھے "کتاب مقدس" میں پولوس کی تحریف کے دکھانے کے بعد "پرانے عہد نامہ" سے چند حوالجات پیش کرتا ہوں

"اے میرے خدا میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے"

(زبور باب ۴۰ آیت ۸)

"اے خداوند مبارک ہے وہ آدمی جسے
. . . . .
تنبیہ کرتا اور اپنی شریعت کی تعلیم دیتا ہے تاکہ اس کو مصیبت کے دنوں میں آرام بخشے"

(زبور ۹۴ آیت ۱۲، ۱۳)

"سچائی کی شریعت اس کے منہ میں تھی اور اس کے لبوں پر ناراستی نہ پائی گئی۔ وہ میرے حضور سلامتی اور راستی سے چلتا رہا اور بہتوں کو بدی کی راہ سے واپس لایا"

(ملاکی باب ۲ آیت ۶، ۷، ۸)

"تم میرے بندہ موسیٰ کی شریعت یعنی ان فرائض و احکام کو جو میں نے حورب پر تمام بنی اسرائیل کے لئے فرمائے یاد رکھو" ملاکی باب ۴ آیت ۴)

"اور خدا کے گھر کی خدمت اور شریعت اور احکام کے اعتبار سے جس جس کام کو اس نے خدا کا طالب ہونے کے لئے کیا اسے اپنے سارے دل سے کیا اور کامیاب ہوا"

(۲ تواریخ باب ۳۱ آیت ۲۱)

جہاں ان مذکورہ بالا چند حوالوں سے شریعت کی اہمیت اور خدا تعالیٰ کی توحید آشکارا ہو رہی ہے وہاں نئے اور پرانے عہد نامے کا فرق بھی ظاہر ہے اور ثابت ہو رہا ہے کہ کتاب مقدس پر ماضی میں کیا کیا بیت چکی ہے۔

کوئی طالب حق جو اللہ تعالیٰ سے پاک تعلق اور محبت پیدا کرنے کا آرزومند ہو اس کتاب سے اب استفادہ نہیں کر سکتا نہ ہی اسے وہ نور حاصل ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور حمد و ثنا کا فطری نتیجہ ہے اس کا ثبوت یہی کافی ہے کہ گزشتہ دو ہزار سال میں اس کتاب کی موجودگی میں عیسائی دنیا میں کوئی ایک باخدا انسان بھی پیدا نہیں ہوا۔ ... کبھی کسی گوشہ سے ایک آواز بھی یہ نہیں آئی کہ کوئی اس کتاب پر چلنے والا اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں کا پاک تعلق پیدا کرا سکتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ منشا پورا ہوا کہ اس کے بندے اس کی صفات کا پرتو حاصل کر کے اس جہان میں آئینہ خدا نما بن کر جلال الٰہی کا اظہار کر سکیں۔

اگر مسیحی احباب مذہب کی غرض اللہ تعالیٰ سے پاک تعلق اس کی محبت اور قرب حاصل کرنا سمجھتے ہیں تو یقین فرمائیں یہ ثمرات آج صرف اور صرف اسلام ہی کے باغ سے دستیاب ہوگا۔ گزشتہ ۱۴ سو سال کی مدت میں اسلام پر عمل کرنے والوں میں سے بہت سے خدا نما بزرگ آپ کو مل سکیں گے اور اس کی تازہ مثال حضرت مسیح محمدی علیہ السلام اور ان کی جماعت میں کئی مقدس وجودوں کی صورت میں موجود ہے جس کا دل چاہے آزما کر دیکھے اور جب چاہے ہم سے طلب فرمائے

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے۔

اعلان

برائے جملہ امراء و پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ

ضلع وار اجلاس میں شرکت کے لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ بمع جملہ قائدین صاحبان خدام الاحمدیہ و زعماء صاحبان انصار اللہ مورخہ ۱۴/۶/۶۹ بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح میری کوٹھی واقع ریلوے روڈ پر تشریف لے آ دیں۔

(امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے اعلانات

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کی سہ روزہ تربیتی کلاس

مجلس راولپنڈی کے تربیتی پروگرام کے ماتحت اس سال سب سے پہلی سہ روزہ تربیتی کلاس حلقہ احمد کمرشل کالج میں ۲۲ مئی تا ۲۴ مئی کامیاب طور پر منعقد ہوئی۔ تربیتی کلاس کا افتتاح مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر مہتمم تعلیم کرید نے فرمایا۔ کلاس کی اوسط حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۴۰ افراد پر مشتمل رہی۔ جس میں ۹۰ فیصد حاضری خدام و اطفال کی تھی۔ مضامین تفسیر قرآن کریم۔ مقام سنت و حدیث۔ سیرت النبیؐ۔ ذکر حبیب قرآن کریم کا مقام اور دیگر الہامی کتب۔ عقاید احمدیت وغیرہ شامل تھے۔ دوران کلاس حاضرین نے تمام لیکچر جو مربیان سلسلہ اور دیگر مقررین نے نہایت محنت سے تیار کئے تھے بہت توجہ اور انہماک سے سنے اور نوٹس وغیرہ لئے۔

آخری روز محترم امیر جماعت راولپنڈی نے بھی شرکت فرمائی اور احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں کے موضوع پر خدام سے خطاب کیا۔

(زعیم حلقہ احمد کمرشل کالج)

اطفال کا اہم پروگرام

آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اطفال نے ۲۴ مئی کو مرکزی امتحانات میں شمولیت کی اطفال ان کے والدین اور عہدیداران جماعت کا شکر گذار ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اب وہ ۲۰ ستمبر کے لئے تیاری شروع کر دیں گے۔ جب کہ چاروں امتحانات۔

۱۔ ستارہ اطفال۔ ۲۔ ہلال اطفال۔ ۳۔ قمر اطفال۔ ۴۔ بدر اطفال ہوں گے۔

چاروں امتحانوں کا جوابی نصاب تیار ہے۔ مجالس اور احباب کو جتنی کاپیوں کی ضرورت ہو اس سے اطلاع دیں مطلوبہ تعداد میں طبع کروا کر آپکو جلد بھجوایا جا سکے۔ ۲۴ مئی کے پرچے جلد مرکز کو بھجوا دیں تا نتیجہ تیار کرنے میں دیر نہ ہو۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں ایک ضروری اپیل

مجالس خدام الاحمدیہ مختلف مقامات پر تربیتی کلاسز منعقد کر رہی ہیں۔ بعض مجالس ان کلاسز کی کارروائی سے مرکز کو اطلاع نہیں دیتی خاکسار جملہ قائدین مجالس اور قائدین اضلاع سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ ان کلاسز کی مکمل اور جامع رپورٹیں الفضل اور خالد کی اشاعت کے لئے الگ طور پر جلد از جلد خاکسار کے نام بھجوا دیا کریں تاکہ ان کی مناسب اشاعت کی جا سکے۔ دوبارہ تاکید ہے کہ رپورٹیں بھجوانے میں تاخیر نہ کیا کریں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

قارئین خالد تشحیذ و عہدیداران مجالس کی خدمت میں ضروری گذارش

کئی ایک احباب اور مجالس خدام الاحمدیہ رسالہ خالد اور تشحیذ کا خریداری چندہ براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بھجوا دیتی ہیں ایسی تمام رقوم کا رسالہ کے کھاتہ جات میں اندراج بروقت نہیں ہو سکتا اور کئی ایک پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسلئے احباب جماعت اور عہدیداران مجالس سے درخواست ہے کہ خالد اور تشحیذ الاذہان کی تمام رقوم براہِ راست مینیجر رسالہ کے نام منی آرڈر کیا کریں تاکہ احباب کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضلع میانوالی کے احمدی احباب کیلئے

ضلع میانوالی میں جو احمدی دوست بسلسلہ ملازمت وغیرہ قیام پذیر ہوں اور اُن کا کہیں جماعت کے ساتھ کوئی الحاق نہ ہو تو وہ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ وغیرہ سے مطلع فرمائیں۔ اسی طرح جن والدین کے بچے ضلع میانوالی میں ہوں وہ اپنے بچوں کا پتہ ارسال فرمائیں تاکہ ان کے ساتھ جماعتیں رابطہ قائم کر کے ان کو جماعتی تنظیم میں منسلک کیا جائے۔

(عبدالرحمٰن بھٹی امیر ضلع جماعت احمدیہ ضلع میانوالی)

ایک حاجیہ بہن کیلئے درخواست دُعا

مکرم جناب عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۲۳ ج ب مرشمیر روڈ ضلع لائلپور مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ حشمت بی بی صاحبہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئی ہوئی ہیں۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ماہ جولائی میں واپس آئیں گی۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حج کی جملہ برکات سمیت بخیریت واپس لائے۔ آمین

(خاکسار تبیر احمد)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری فضل داد صاحب نمبردار صاحب چھوکر خورد جو نہایت ہی نیک مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ مورخہ ۲۶ / ۵ بروز منگل بوقت ساڑھے بارہ بجے وفات پا گئے۔ مرحوم نے غالباً ۱۹۳۰ء یا ۱۹۳۱ء میں بابو عبد الواحد صاحب مرحوم آف ماچھیوال کی انتھک کوششوں سے احمدیت کو قبول کیا۔ باوجود اس کے کہ موضع چھوکر خورد میں مخالفین احمدیت کا گڑھ تھا۔ مرحوم نے نہایت جرأت اور جوانمردی سے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کبھی بھی کسی مخالف سے مرعوب نہیں ہوئے۔ مرحوم کی نیکی اور دیانتداری مسلم تھی۔ جنازہ میں گردونواح سے بکثرت احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم نے دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اس کے علاوہ چار پوتے اور دو پوتیاں بھی ہیں۔

(محمد بدرالدین صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

۲۔ میری رفیقہ حیات ۱۷ ماہ مئی بروز اتوار شام بعمر ۵۹ سال رضائے الٰہی سے اپنے مالک حقیقی کے پاس انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ موصیہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کرم نوازی سے مقبرہ بہشتی میں جگہ عنایت فرمائی۔ اپنی یادگار ۵ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر عنایت فرمائے۔

(محمد ابراہیم سیالکوٹ حال معرفت سیالکوٹ سیٹھ وڈ ٹش رحیم یار خان)

تصحیح

الفضل ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء مسل نمبر ۲/۳/۲۷ محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری کی تاریخ بیعت غلطی سے اکتوبر ۱۹۰۹ء شائع ہوئی ہے ان کی اصل تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۵۹ء ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

ترک حقہ نوشی و تمباکو نوشی سے متعلق رپورٹیں

(۱) سیکرٹری تحریک جدید پٹ ورتحریر فرماتے ہیں:۔

"ایک مجاہد بھائی سیٹھی عبدالعزیز صاحب نے ۲۷/۵ سے سگریٹ نوشی ترک کر دی ہے۔"

(۲) خواجہ عبدالمومن زعیم گول بازار لکھتے ہیں:۔

"ہمارے حلقہ کے ایک انصار محمد شفیع صاحب پینٹر اور محمد اکرم صاحب گھڑی ساز جو خدام سے ہیں نے اس بدعت کو چھوڑ دیا ہے۔"

(۳)۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲/۱۰۰-۱ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل انصار اللہ نے حقہ ترک کر دیا ہے۔

۱۔ چوہدری احمد علی صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب

۲۔ چوہدری مبارک علی صاحب ولد شکر اللہ صاحب

۳۔ محمود احمد صاحب ولد محمد دین صاحب

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کی استقامت عطا فرمائے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۷ مئی بروز اتوار میری بچی عزیزہ نصرت جہاں بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بارات اسی روز صبح راولپنڈی سے آئی اور دوپہر کو اجتماعی دعا کے بعد واپس چلی گئی۔ عزیزہ نصرت جہاں بیگم کا نکاح ۱۲ اپریل کو مکرم چوہدری محمد اجمل شاہد صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم نور الاسلام صاحب۔ ایس۔ڈی او اسلام آباد راولپنڈی کے ساتھ پشاور میں پڑھا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد القدوس خان پوسٹ ماسٹر ورسک پشاور

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

اپنی سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کیلئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی سالانہ ترقی کی پہلی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کی پہلی قسط درج ذیل ہے قارئین کرام سے ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ محترمہ نعیمہ عطا صاحبہ جڑانوالہ ضلع لائل پور ۔۔ ۵۔۰۰ روپے
۲۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ۔۔ ۱۰۔۰۰ ″
۳۔ ″ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ ۱۳۔۵۰ ″
۴۔ ″ انعام الرحمٰن صاحب انور انچارج ہیلتھ سنٹر قاسم پورہ ضلع سکھر سندھ ۱۰۔۰۰ ″
۵۔ ″ عبدالغفور صاحب احمد نگر متصل ربوہ ضلع جھنگ ۲۰۔۰۰ ″
۶۔ محترمہ بیگم صاحبہ لے ملے ناصر صاحب راولپنڈی ۳۱۔۲۵ ″
۷۔ مکرم صوفی رمضان علی صاحب نظارت علیا ربوہ ۵۔۰۰ ″
۸۔ ″ انور علی صاحب نظارت خدمت درویشان ۱۔۰۰ ″
۹۔ ″ صلاح الدین صاحب ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ۴۔۰۰ ″
۱۰۔ ″ حبیب الرحمٰن صاحب کارکن دفتر آبادی ربوہ ۲۔۰۰ ″
۱۱۔ ″ سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی تحریک جدید ۴۔۰۰ ″
۱۲۔ ″ چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک دفتر وصیت ربوہ ۹۔۰۰ ″
۱۳۔ ″ بابا عبدالرحمٰن صاحب صابر کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱۔۰۰ ″

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک کی تعمیر کے لئے اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے ۳۰۰ روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۵۱۔ مکرم صوبیدار کرم الدین صاحب آف لندن وال نصر ربوہ منجانب اداجان چوہدری محمد بخش صاحب مرحوم ۔۔ ۳۰۰ روپے
۲۵۲۔ ″ ″ ″ ″ والد چوہدری دین محمد صاحب مرحوم ۔۔ ۳۰۰ ″
۲۵۳۔ ″ جناب عبدالمجید صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا منجانب داداجان حاجی رحمت خان صاحب مرحوم ۔۔ ۳۰۰ ″
۲۵۴۔ ″ جناب احمد الدین صاحب احمدی کھیوڑہ ضلع جہلم منجانب مرحوم والدین ۔۔ ۳۰۰ ″

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

آج مورخہ ۲۱ رمئی ۶۴ء بروز جمعرات پونے بارہ بجے دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم سجاد احمد خان منہاس ولد چوہدری مظفر علی خان کا شانہ سجاد ملتان کو لڑکا عطا فرمایا ہے تمام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین و ملت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار مظفر علی خان منہاس۔ ملتان)

درخواست دعا

میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے گزشتہ چند ماہ سے اختلاج قلب کی بھی شدید تکلیف ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو صحت کاملہ و شفائے عاجلہ عطا فرمائے (محمد معین خان۔ ریلیر کالونی کراچی)

۲ ۔ ملک مولا بخش صدر لپٹ درصدر کے بڑے بھائی سردار بخش صاحب بعارضہ قلب سول ہسپتال سرگودھا میں بیمار ہیں احباب کرام صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(ناصر احمد صدیقی۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۵ رجون بھارت میں مسلمانوں کے قتلِ عام اور انہیں پاکستان بھا دھکیلنے سے پیدا شدہ صورتِ حال کے متعلق کل قومی اسمبلی میں جب مولوی فرید احمد اور مسٹر قمر الاحسن کی التواء کی تحریکوں پر بحث شروع ہوئی تو وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ایوان کو یقین دلایا کہ حکومت پاکستان ان مسائل پر عام لوگوں کی تشویش سے پوری طرح باخبر ہے اور وہ بھارت کی نئی حکومت سے بہت جلد اس مسئلہ پر پھر بات چیت شروع کرے گی۔ وزیر خارجہ کی اس یقین دہانی پر محرکین نے اپنی تحریکیں واپس لے لیں کہ خدا کرے پاکستان اور بھارت میں بہتر تعلقات جلد پیدا ہوں۔

● نئی دہلی ۵ رجون کشمیری راہنما شیخ محمد عبد اللہ نے بھارت کے نامزد وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری سے ایک گھنٹہ کی ملاقات کے بعد بتایا ہے کہ میں جولائی کے آخر میں پاکستان واپس جاؤں گا شیخ صاحب نے کہا کہ جب مسٹر شاستری کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس سے فارغ ہو کر واپس آئیں گے تو میں پاکستان جا کر وہاں اپنی بات چیت کا سلسلہ پھر سے شروع کروں گا۔ مسٹر شاستری نے پرسوں اپنی پریس کانفرنس میں یہ توقع ظاہر کی تھی کہ وہ لندن میں صدر ایوب سے بات چیت کریں گے۔

● مظفر آباد ۵ رجون جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر مسٹر کے ایچ خورشید نے یہاں کہا کہ بھارت کی نئی قیادت کو یہ اچھی طرح محسوس کر لینا چاہیئے کہ جبتک کشمیریوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھا جائے گا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا اور ایسی دوستی تقریباً ناممکن ہوگی۔ صدر خورشید نے صدر ایوب کی قیادت و فراست کو خراجِ تحسین پیش کیا اور شیخ محمد عبد اللہ کے دورۂ پاکستان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس سے خواہ کوئی فائدہ نہ ہو لیکن ایک ٹھوس نتیجہ ضرور برآمد ہوا ہے کہ کشمیری رہنماؤں کی آپس کی وہ غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں جو کشمیریوں کے مفادات کے دشمن عناصر نے پیدا کر رکھی تھیں آپ نے کہا کہ شیخ محمد عبد اللہ کے دورہ سے کشمیریوں کے مقاصد کو بہت تقویت پہنچی ہے۔

● کراچی ۵ رجون عراق نے کشمیر کے سوال پر اپنے موقف کی توثیق کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر پاکستان کے نقطۂ نگاہ کی حمایت کی ہے۔ حکومت عراق کی توجہ آل انڈیا ریڈیو اور بھارتی اخبارات کی ان خبروں کی جانب دلائی گئی تھی کہ حکومت عراق مسئلہ کشمیر پر حکومت پاکستان کی ہمنوا نہیں ہے حکومت عراق نے ایک بیان دیا ہے کہ عراق کا موقف اب بھی وہی ہے جو صدر عارف کے دورۂ پاکستان کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں ظاہر کیا گیا تھا بھارتی ریڈیو اور اخباروں نے حکومت عراق کا موقف بیان کرتے ہوئے عراقی وزیر اعظم جنرل طاہر یحییٰ کے کسی بیان کا حوالہ دیا تھا حکومت عراق نے حکومت پاکستان کو مطلع کیا ہے کہ اسکے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مزید برآں آل انڈیا ریڈیو سے جو خبر بھی مشترکہ اعلان کے خلاف نشر ہوگی وہ عراقی حکومت کا نقطۂ نگاہ تصور نہیں کی جائے گی۔

● لاہور ۵ رجون حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کا نام تبدیل کر کے ویسٹ پاکستان ریلوے رکھ دیا جائے۔ اس امر کا فیصلہ کل صوبائی کابینہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا ہے۔

● لاہور ۵ رجون صوبائی کابینہ کے اجلاس میں جو یہاں گورنر ملک امیر محمد خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ آفات سے متاثرہ فصلوں کے لئے مالیہ و آبیانہ وغیرہ کی چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ رعایت ان تمام آفات سے متاثرہ فصلوں پر دی جائے گی جن کا ذکر مغربی پاکستان قومی آفات (انسداد و امداد) ایکٹ مجریہ ۱۹۵۸ء میں کیا گیا ہے اب تک مالیہ اور آبیانہ وغیرہ کی رعایت صرف بارش اور سیلاب سے متاثر ہونے والی فصلوں پر دی جاتی تھی۔

● سیئول ۸ رجون جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول میں مارشل لا کے نفاذ کے خلاف دوسرے صوبائی شہروں میں بھی مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ کئی مقامات پر طلباء اور فوج میں جھڑپوں سے متعدد افراد مجروح ہو گئے۔

● راولپنڈی ۵ رجون وزارتِ خزانہ نے جو اقتصادی جائزہ شائع کیا ہے اس کے مطابق ۱۹۶۳-۶۴ء پاکستان کی اقتصادی ترقی میں بہترین سال قرار دیا جا سکتا ہے۔ جائزہ میں بتایا گیا ہے کہ ملک میں روپے اور بینکوں کے قرضوں کا اجراء چوبیس فی صد بڑھا ہے جبکہ تھوک قیمتوں میں اضافہ برائے نام یعنی اعشاریہ نو فی صد ہوا ہے۔

ملک میں پیداوار جو پہلے اوسطاً چار اعشاریہ آٹھ فی صد کے حساب سے بڑھ رہی تھی اب چھ فیصد تک بڑھ گئی ہے۔

● نئی دہلی ۵ رجون بھارت کی حکمران کانگرس اسمبلی پارٹی کے ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کے نئے نامزد وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے نہرو کابینہ کے چھ سینئر وزیروں کو تاحال اپنی کابینہ میں شمولیت کی دعوت دی ہے ان وزراء میں مسٹر گلزاری لال نندہ وزیر داخلہ و معاون وزیر اعظم، مسٹر ٹی۔ ٹی کرشنم چاری وزیر خزانہ، سردار سورن سنگھ وزیر خوراک و زراعت۔ مسٹر وائی بی چوان وزیر دفاع، مسٹر ایم سی چھاگلہ وزیر تعلیم اور مسٹر ستیہ نارائن سنہا وزیر اطلاعات و نشریات شامل ہیں۔ نئی کابینہ اگلے ہفتے تشکیل دی جا رہی ہے۔

سیالکوٹ ۵ رجون۔ صدر پولیس سیالکوٹ نے محلہ تنا میانہ پورہ میں نو عمر عارف کے پُر اسرار قتل کا سُراغ لگا کر اسکے والد محمد حسین کو گرفتار کر لیا ہے۔

محمد حسین نے کل پولیس کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کرتے ہوئے بتایا ہے کہ میں نے عارف کو اللہ کے حکم سے قربان کیا ہے۔ مجھے اللہ نے حکم دیا تھا کہ میں اپنے بچے کو اس کی راہ میں قربان کر دوں۔ چنانچہ میں نے آدھی رات کے وقت جب عارف گہری نیند سویا ہوا تھا۔ گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا۔ عارف کی ماں نے بتایا ہے کہ اس سے قبل محمد حسین پر دیوانگی کے دورے پڑ چکے ہیں۔

لندن ۵ رجون۔ سکاٹ لینڈ میں میعادی بخار کی وبا تشویش ناک صورت اختیار کر گئی ہے اور صرف ایک شہر ایبرڈین میں ۲۴۹ افراد میعادی بخار میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

برطانوی نائب وزیر برائے سکاٹ لینڈ نے دارالعلوم کو بتایا کہ وبا کے بارے میں تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

نیویارک ۵ رجون۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان کو کانگو کے وزیر اعظم مسٹر اڈولا کا ایک پیغام موصول ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ کیو کے صوبہ میں بغاوت ہو گئی ہے انہوں نے درخواست کی ہے کہ بغاوت کو فرو کرنے کے لئے وہاں اقوام متحدہ کی فوج بھیجی جائے۔ سیکرٹری جنرل اوتھان نے ابھی تک اس درخواست پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

نئی دہلی ۵ رجون۔ بھارت کے بزرگ سیاستدان اور پہلے گورنر مسٹر راج گوپال اچاری نے مسٹر شاستری کے انتخاب کے بارے میں بڑے عجیب انداز میں اپنے ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ روزنامہ سٹیٹس مین کی اطلاع کے مطابق جب مسٹر راج گوپال اچاری سے نامزد وزیر اعظم کے انتخاب پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تو وہ بڑی تلخی سے بولے۔ کون وزیر اعظم بنتا ہے اور کون نہیں اس کی فکر تو کانگرس کو ہوگی مجھے تو اس بات کی فکر ہے کہ ملک پر کانگرس کی حکومت بدستور مسلط ہے۔ میری طرف سے کانگرس کسی کو اپنا وزیر اعظم بنائے۔ پھر اب تو اس عہدہ کی اہمیت بھی اتنی نہیں رہی ہے جتنی کبھی پہلے تھی۔

رہا شاستری جی تو وہ اس طرح اچھے وزیر اعظم بن سکتے ہیں کہ تعمیری مخالفت اور مخالف جماعتوں کا احترام کرنا اپنا اصول بنائیں اور بے راہرو کانگریسیوں کو پٹہ ڈال کر رکھیں۔

واشنگٹن ۵ رجون۔ صدر جانسن نے کہا ہے کہ کیوبا پر امریکی طیاروں کی پروازیں بند نہیں کی جائیں گی انہوں نے ایوان صدر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی اس تجویز پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ امریکہ دوسرے ملکوں پر جاسوس طیاروں کی پروازیں بند کر دے۔ اور وہ جو معلومات حاصل کرنے کے لئے دوسرے ملکوں پر طیارے بھیجتا ہے مصنوعی سیارہ کے ذریعہ حاصل کرے۔ صدر جانسن نے کہا کہ جب تک اس تجویز پر پوری طرح غور نہ کر لیا جائے اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا جا سکتا۔

محترمہ مہراں بی بی صاحبہ وفات پاگئیں

اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون

ربوہ:۔ ــــ مکرم خواجہ عبد الحیٔ صاحب آف محلہ دارالرحمت غربی کی والدہ محترمہ مہراں بی بی صاحبہ مورخہ ۲ رجون ۱۹۶۴ء اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۸۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۳ رجون ۱۹۶۴ء بعد نماز عصر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں مرحومہ کی نعش مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کی گئی۔

مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں وہ ۱۹۰۳ء میں اپنے شوہر محترم میاں عبد الرحیم صاحب مرحومؓ المعروف میاں پوہلا کے ہمراہ بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں مرحومہ بہت نیک اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بہت اخلاص کا تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ بہت صلح جو طبیعت پائی تھی۔ برادری اور مستورات کے جھگڑوں کو بہت خوش اسلوبی کے ساتھ سلجھا دیا کرتی تھیں ۱۹۰۳ء سے ۱۹۲۸ء تک جماعتی نظام کے ماتحت جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات کے کھانے وغیرہ کے انتظام میں بہت خندہ پیشانی سے حصہ لیتی رہیں مرحومہ نے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا نیز ۳۲ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں ان کے بڑے پوتے خواجہ عبد المومن حلقہ گول بازار کے زعیم ہیں اور سلسلہ کی خدمت میں نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ فضل الرحمٰن صاحب عرصہ سے بیمار ہیں اور بغرض علاج لاہور گئے ہوئے ہیں، احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو شفائے کاملہ و عاجلہ بخشے۔

(سعید الرحمٰن پراچہ سرگودہا)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۵۴